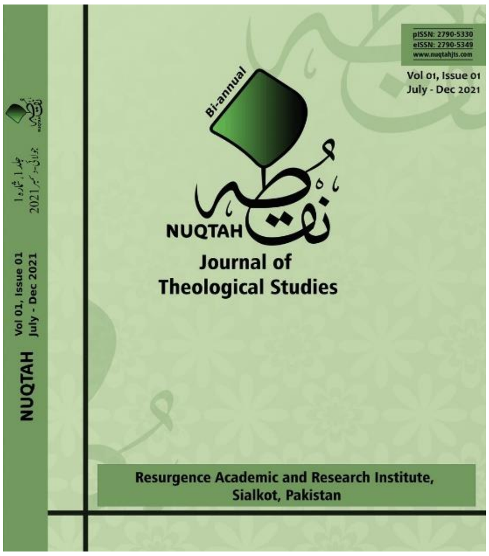

NUQTAH Journal of Theological Studies
Editor: Dr. Shumaila Majeed
(Bi-Annual)
Languages: Urdu, Arabic and English
pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349
https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:
Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.
Email: editor@nuqtahjts.com

انسدادِ غربت میں سماجی فلاح وبہبود کی تنظیموں کا کردار اور اسلامی تعلیمات

The role of social welfare organizations in poverty alleviation and Islamic teachings.

Dr. Mohammad Tajuddin
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
Minhaj University, Lahore
Abhh92@gmail.com

Dr. Farah Naz
Former Principal,
Minhaj College for Women, Lahore
Naazfarah682@gmail.com

Published online: 31st December 2021

View this issue

OPEN ACCESS
CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found at:
https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

انسدادِ غُربت میں سماجی فلاح وبہبود کی تنظیموں کا کردار اور اسلامی تعلیمات

The role of social welfare organizations in poverty alleviation and Islamic teachings.

ABSTRACT

The standard of living in Pakistan is very low due to grinding poverty. The main causes of impoverishment are a shortage of resources, overpopulation, ignorance, and a lack of cooperation. In the old days, people shared pains and pleasures, so they were in touch with each other. The community worked together to address social issues and problems. Unfortunately, now things have changed for the worse in modern times, and on many occasions, even blood relatives act like strangers. A cycle of poverty is entrenched in society. People are worried about tackling their own problems, not to speak of addressing others' issues. Since time immemorial, the rich have helped the poor. Before the twentieth century, mutual cooperation was carried out in a personal capacity. The world became acquainted with the concept of social welfare in the twentieth century. Islam also encourages public welfare to combat destitution. The social welfare agencies that are playing this leading role in good faith are highly commendable. Poverty can be eradicated from Pakistan if the government, charities and welfare organizations, and NGOs work together. This article discusses the role of such welfare organizations in the fight against poverty and Islamic teachings.

Keywords: social welfare, organizations, NGOs, Poverty, needy.

قدیم زمانے میں لوگوں کی زندگی بہت سادہ اور محدود ہوا کرتی تھی اور موجودہ زمانے کی پیچیدگیوں سے بالاتر تھی۔ پورا کنبہ اور خاندان کے لوگ باہم مربوط رہتے تھے اور کسی فرد کو اگر کسی قسم کی کوئی دقت پیش آتی تو مل جل کر اس کا تدارک کیا جاتا تھا۔ مشترکہ خاندان کی وجہ سے لوگ خوشی غمی کے مواقع پر معاشی ضرورت کی کفالت کیا کرتے تھے یوں مل جل کر حالات نباہنے سے کوئی کسی پر بوجھ محسوس نہیں ہوتا تھا۔ غیر سرکاری سطح پر social work یا سماجی فلاح و بہبود کا منظم تصور سے دنیا بیسویں صدی میں آشنا ہوئی۔

اس حوالے سے محمد خالد نے لکھا ہے:

"گو اس سے بیشتر صاحب حیثیت لوگ غرباء کی امداد کرتے تھے مگر اس کا محرک مذہبی جذبہ تھا اور یہ سب کچھ کسی باقاعدہ منصوبہ بندی اور کسی تنظیم کے تحت نہیں کیا جاتا تھا۔"[1]

زندگی میں اس کی بنیادی ضروریات کی تکمیل بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ سماجی بہبود کا بنیادی مقصد معاشرے کے محروم طبقات کو ایسے مواقع فراہم کرنا ہے کہ جس سے ان کی معاشی زندگی بہتر ہو سکے۔ اس حوالے سے محمد خالد نے لکھا ہے:

"سماجی بہبود کا اصل مقصد سماج سے سماجی ناانصافی، غریبی اور فرقہ واریت کو دور کرنا ہے دو موجودہ زمانے کی بڑی لعنتیں ہیں۔"[2]

ایک معاصر لکھاری موسیٰ خان جلال زئی نے سماجی فلاح و بہبود کی تنظیموں NGOs کے بارے میں اپنی کتاب میں نجم الحسن عارف کی ایک تحریر شامل کی ہے اس میں ان تنظیموں کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

> "این جی اوز" دنیا بھر کی ایک جانی پہچانی حقیقت ہے۔ اس کے معانی اگرچہ ہر جگہ پر ایک ہیں۔ ایسی تنظیم جو نجی شعبے میں کام کرتی ہے۔ ان تنظیموں کا تعارف اور دائرہ کار مختلف ممالک اور اقوام میں مختلف ہے۔ خاص طور پ تیسری دنیا کے لئے ان کی ابتدا ایک ہمدرد اور خیراتی ادارے کی صورت میں ہوئی۔ جو لوگوں کے مسائل کے حل کے لئے اپنی جیب سے خرچ کرتی ہے۔ ان مسائل کے حل کے لئے ان کی رہنمائی کرتی ہے لیکن وقت کے ساتھ اس کے تعارف اور دائرہ کار کے وہ چھپے ہوئے گوشے بھی ظاہر ہونے لگے

جو پہلے کبھی سامنے آسکے نہ ایسی کسی تنظیم نے ظاہر کئے تھے۔"[3]

ایک مغربی لکھاری Friedlander نے لکھتا ہے:

> "Social Welfare is the organized systems of social services and institutions designed to aid individuals and groups to attain satisfying standards of life and health and personal and social relationships which permit them to develop their full capacities and to promote their wellbeing in harmony with the needs of their families and the community."[4]

"سماجی بہبود سے مراد سماجی خدمات اور اداروں کا وہ منظم نظام ہے جس کا مقصد افراد اور گروہوں کی مدد کرنا تا کہ وہ ایک بہتر اور صحت مند زندگی گذار سکیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کے ذاتی اور سماجی تعلقات ایسے خوشگوار ہو جائیں جو ان کی صلاحیتیں بڑھانے اوران کے خاندان اور جماعت کی ترقی کے ضامن ثابت ہو۔"

جلال زئی غیر سرکاری سماجی تنظیوں کے مقاصد و مسائل کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اس وقت غیر سرکاری تنظیموں کے مقاصد میں سر فہرست مسائل بچوں کی بہبود، خاندانی منصوبہ بندی، پسماندہ افراد کی بھلائی، مریضوں، بوڑھوں اور معذورں کی فلاح و بہبود اور خواتین کے مسائل ہیں۔"[5]

سماجی فلاح و بہبود کی تنظیمیں جنہیں موجودہ دور میں NGOs کا نام دیا گیا ہے۔ ان میں سے بیشتر تنظیموں کے بارے میں ایک خیال یہ پایا جاتا ہے کہ شاید یہ اپنے مقاصد سے ہٹ کر سرگرمیاں سرانجام دیتی ہیں اور انسداد غربت کے کوئی مثبت کردار ادا نہیں کر رہی ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس وقت وطن عزیز کے اندر ہزاروں کی تعداد میں NGOs سرگرم عمل ہیں۔ اگر انسداد غربت میں ان کا کردار دیکھا جائے تو سوائے چند ایک کے باقیوں کی سرگرمیاں معاشرے سے غربت کے خاتمے میں مد ثابت نہیں ہو رہی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر سماجی فلاح و بہبود کے ادارے صدق دل سے معاشرے سے غربت کے خاتمہ کے لئے کردار ادا کریں تو بڑی حد تک ہمارے معاشرہ خوشحال ہو سکتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایسے اداروں کو وافر مقدار میں سرکاری طور پر بھی فنڈز ملتے ہیں۔ جلال زئی نے لکھا ہے:

"پاکستان میں وزارت محنت، وزارت بہبود آبادی، وزارت دیہی ترقی اور وزارت اطلاعات وخارجہ کئی این جی اوز کی مدد کر رہے ہیں مثلاً(SDPI) کے نام سے اسلام آباد کی این جی او کو چار ملین روپے جبکہ 37 دیگر این جی اوز کو 134 ملین روپے فنڈ فراہم کر رہی ہے۔ اس فنڈ میں سے لاکھوں روپے متعلقہ وزارتوں کے اعلی افسران کی جیبوں میں چلا جاتا ہے جبکہ باقی رقم مذکورہ این جی اوز غیر منظم طور پر خرچ کرتی ہیں۔"[6]

جلال زئی نے اپنی کتاب میں سجاد احمد کا ایک آرٹیکل بعنوان "این جی اوز، جو یتیموں کا مال کھا گئیں" شامل کیا ہے اس میں رپورٹ کے مطابق لکھا ہے:

"صوبائی دار الحکومت میں خدمت خلق اور سماجی بہبود کے نام پر رجسٹرڈ ہونے والی 106 این جی اوز میں سے 42 این جی اوز تسلی بخش کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکیں۔ جبکہ باقی ماندہ این جی اوز کو بوگس یا کاغذی قرار دیا گیا ہے۔ انکوائری کمیشن کی رپورٹ کے مطابق ضلع لاہور کی 39 این جی اوز نے دو کروڑ 40 لاکھ 95 ہزار روپے ڈسٹرکٹ بیت المال سے حاصل کئے لیکن صرف 23 این جی اوز نے ان گرانٹس کا صحیح استعمال کیا 4 این جی اوز کی کارکردگی غیر تسلی بخش جبکہ 8 این جی اوز کسی قسم کا ریکارڈ فراہم کرنے میں ناکام رہیں۔"[7]

جبکہ صوبہ پنجاب کی سماجی تنظیموں کی مجموعی کارکردگی کے حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

"پنجاب میں اس وقت 6186 این جی اوز رجسٹرڈ ہیں جن میں سے (جانچ پڑتال کے بعد) 40 فیصد این جی اوز کے پاس مالی امداد کے حصول اور اخراجات کا باقاعدہ ریکارڈ نہیں۔"[8]

ان رپورٹ کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کئی تنظیمیں اپنے مقاصد کے ساتھ انصاف نہیں کرتیں لیکن بہت سی انسانیت نواز تنظیمیں اب بھی اپنے کارکردگی اور خدمت وفلاح انسانیت کے ضمن میں معروف ہیں۔

وطن عزیز پاکستان میں سماجی فلاح وبہبود کی معروف تنظیمیں

پاکستان کی تاریخ میں 1951 میں بیگم رعنا لیاقت علی خان نے خواتین کی فلاح وبہبود اور ان کے حقوق کے لئے اپوا کے

نام سے ایک تنظیم بنائی تھی۔[9] اسے بیرون ملک سے فنڈ بھی ملے۔اس کے بعد تو سماج میں فلاح و بہبود کی تنظیموں کا ایک سیلاب اُمڈ آیا اگر یہ تنظیمیں خلوص دل سے انسداد غربت کے لئے کام کرتیں تو معاشرے کے پسے ہوئے طبقات کی حالات ضرور بدل چکے ہوتے۔موسی خان جلال زئی لکھتے ہیں:

"این جی اوز کسی بھی ملک کے لئے ایک مفید اور کار آمد رکن ثابت ہو سکتی ہیں اگر وہ واقعی فلاحی اور رفاہی کام کریں۔"[10]

یوں تو مملکت خداداد کے طول عرض میں ہزاروں کی تعداد میں NGOs فلاح و بہبود کے کام کرنے کا دعوی کرتی ہیں لیکن بعض تنظیموں کا کام روز روشن کی طرح عیاں ہے اور وہ واقعی معاشرے سے غربت کے خاتمہ کے لئے مثبت کردار ادا کرنے کی کوششوں میں مصروف عمل ہیں۔ایسے چند معروف تنظیمیں درج ذیل ہیں۔

1۔ایدھی فاؤنڈیشن کراچی (سندھ)

ایدھی فاؤنڈیشن پاکستان کا سب سے معروف اولیں سماجی بہبود کا فلاحی ادارہ ہے۔یہ ادارہ 1951ء میں مولانا عبدالستار ایدھی نے قائم کیا تھا۔ ایدھی مرحوم نے صرف 5000 روپے کے ساتھ سب سے پہلے فلاح و بہبود مرکز قائم کیا۔ انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا کے مطابق 1972ء میں "عبدالستار ایدھی ٹرسٹ" قائم کیا۔ جس کے لئے دولاکھ روپے چندہ موصول ہوا، سہراب گوٹھ کے قریب "اپناگھر" کے نام سے کام شروع کیا۔[11]

انسداد غربت کے لئے "ایدھی فاؤنڈیشن" کا کردار ہمیشہ مثبت رہا ہے۔یہ پاکستان میں سب سے بڑی فلاح و بہبود کی تنظیم ہے۔ اس کے ملک بھر میں 300 سے زائد مراکز ہیں۔ غریب اور ضرورت مندوں کے لیے بنیادی صحت اور تعلیم فراہم کرنا ایدھی ٹرسٹ کے مقاصد میں شامل ہے۔

2۔ چھیپا ویلفیئر فاؤنڈیشن کراچی

چھیپا ویلفیئر ایسوسی ایشن کے بانی، ایک انسان دوست اور سماجی کارکن شخصیت محمد رمضان چھیپا ہیں۔ یہ فاؤنڈیشن بہت سے سماجی خدمات کے شعبوں میں مصروف عمل ہے۔ یہ فلاحی تنظیم ایدھی فاؤنڈیشن کے بعد بڑا ادارہ ہے، جس کی 500 سے زائد ایمبولینس دستر خوان اور شیلٹر ہوم موجود ہیں۔ حکومت پاکستان نے سماجی خدمات کے لئے اس کے بانی کو ستارہ امتیاز دیا۔ انسداد غربت میں اس تنظیم کا کردار بھی اہم ہے۔[12]

3۔ الخدمت فاؤنڈیشن لاہور

نوے کی دہائی میں چند مخیر حضرات نے ذاتی حیثیت سے ضرورت مندوں کی خدمت کا سلسلہ شروع کرکے اسے "الخدمت" کا نام دیا گیا۔ الخدمت فاؤنڈیشن نا صرف وطن عزیز بلکہ شام، ترکی اور روہنگیا پناہ گزینوں کو بھی اپنی خدمات فراہم کر رہی ہے۔ ملک بھر میں 150 شہروں میں الخدمت کے دفاتر قائم ہیں۔ اسکے ساتھ ساتھ الخدمت کے 9 ریجنل دفاتر بھی موجود ہیں۔ 2005ء میں آزاد کشمیر اور خیبر پختونخوا کے زلزلے سے متاثرہ ہوں یا پھر 2010ء میں بدترین سیلاب کے 2 کروڑ سے زائد متاثرین۔ آزاد کشمیر، گلگت بلتستان، بلوچستان اور کراچی میں مختلف قدرتی آفات جیسے زلزلے، لینڈ سلائڈنگ، بارشوں کے متاثرین ہوں یا صحرائے۔ تھر کے غربت و افلاس اور بھوک و پیاس میں مبتلا لوگ الخدمت فاؤنڈیشن نے ہر جگہ وسائل سے محروم افراد کی آواز بن کر اور ان کے دکھ کا احساس کرتے ہوئے معاشی طور پر کمزور اور مستحق افراد کا ہاتھ تھام کر انسداد غربت میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ اٹک دارالسلام کالونی میں الخدمت فاؤنڈیشن کے تحت آغوش (یتیم خانہ) قائم کیا گیا، جس میں 210 سپیشل بچے رہائش پزیر تھے، کشمیر میں 2005 زلزلہ کے بعد مزید 150 بچوں کے لیے عمارت تعمیر کرکے اس میں رہائش، قیام، طعام اور تعلیم کا بندوبست کیا گیا۔

الخدمت فاؤنڈیشن نے کورونا ریلیف آپریشن پر تقریباً 2 ارب سے زائد کی خطیر رقم خرچ کی جس سے کم و بیش 84 لاکھ افراد مستفید ہوئے۔ الخدمت فاؤنڈیشن وطن عزیز میں بسنے والے افراد کو ہر ممکن طبی سہولیات فراہم کرنے پر یقین رکھتی ہے یہی

وجہ ہے کہ اس وقت ملک کے شہری علاقوں اور دور دراز کے پسماندہ علاقوں میں عوام الناس کو صحت کی سہولیات بہم پہنچانے کیلئے الخدمت ہیلتھ فاؤنڈیشن کے تحت 44 ہسپتال، 66 میڈیکل سینٹرز، 116 لیبارٹریز اور 3 کلیکشن سینٹرز، 44 فارمیسیز، 286 ایمبولینسز خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ الخدمت مواخات پروگرام کے ذریعے نئے کاروبار کے اجراء یا پہلے سے جاری کاروبار میں توسیع کے خواہش مند ایسے مردو خواتین جو وسائل نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام نہیں کر پاتے کو قرض حسنہ کی فراہمی بھی اس سماجی وفلاحی تنظیم کا ایک مستحسن قدم ہے۔ اس پروگرام کے تحت اب تک مجموعی طور 6810 افراد میں 15 کروڑ 90 لاکھ روپے کی خطیر رقم تقسیم کی جاچکی ہے جس سے ہنر مند افراد اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اپنے اور اپنے خاندان کے لئے بہتر زندگی کے لئے سرگرداں نظر آتے ہیں۔ الخدمت "شعبہ سماجی خدمات" کے ذریعے ملک کے لاکھوں نادار اور بے سہارا افراد کے لئے امید کی کرن ہے۔ الغرض الخدمت فاؤنڈیشن انسداد غربت میں اپنا موئثر کردار ادا کر رہا ہے۔[13]

4۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن لاہور

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن، تحریک منہاج القرآن کا فلاحی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں بالخصوص اور عالم اسلام کے دیگر ممالک میں بالعموم غربت و افلاس کا خاتمہ اور ظلم و ستم کا شکار انسانیت کو دکھوں اور پریشانیوں سے نجات دلانا ہے۔ اس کی بنیاد تحریک منہاج القرآن کے سرپرست اعلی دور حاضر کے معروف علمی و سماجی شخصیت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 17 اکتوبر 1989ء میں رکھی۔ یہ فلاحی ادارہ قدرتی آفات میں ہنگامی امدادی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے علاوہ مستقل نوعیت کے فلاحی منصوبہ جات پر بھی کام کرتا ہے، جن میں یتیم اور بے سہارا بچوں کی تعلیم اور کفالت کا منصوبہ آغوش اور غریب و بے سہارا جوڑوں کی اجتماعی شادیاں وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے بارے پروفیسر محمد رفیق نے لکھا ہے:

> "پاکستان میں دیگر بہت سی فلاحی تنظیمات کام کر رہی ہیں۔ ان میں سے اکثر علاقوں اور شہروں میں صرف مخصوص دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے مخصوص انداز میں اور محدود پیمانے پر اپنی سرگرمیاں شروع کئے ہوئے ہیں۔"[14]

منہاج ویلفیئر سوسائیٹی کی ہمہ گیر سرگرمیوں کا تفصیلی بیان کرتے وہ لکھتے ہیں:

"اس کے علاوہ پوری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو طبی ضروریات، ہنگامی صورتِ حال میں متاثرہ افراد کی مالی امداد، ادویات کی فراہمی، کھانے کے سامان کی فراہمی بھی ویلفیئر سوسائٹی نے اپنے ذمے لے رکھا ہے اور اس کی شاخیں پاکستان کے اکثر شہروں اور دیہاتوں میں قائم ہوچکی ہیں۔"[15]

الغرض سماجی فلاح وبہود کی یہ تنظیم "منہاج ویلفیئر سوسائٹی" انسداد غربت کے لئے بھرپور کردار ادا کررہی ہے۔ یتیم وبے سہارا بچوں کی تعلیم وتربیت اور کفالت کے لیے لاہور میں آغوش جس کا آغاز صوبہ خیبر پختونخوا اور آزاد کشمیر میں 8 اکتوبر 2005ء کو آنے والے زلزلہ سے متاثرہ یتیم بچوں سے کیا گیا تھا۔ بعد ازاں اس میں دیگر علاقوں کے بچے بھی داخل ہوتے چلے گئے۔ آغوش کمپلیکس میں مقیم بچوں کو تعلیم، خوراک، لباس، رہائش اور علاج معالجہ جیسے زندگی کی تمام بنیادی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

اسی طرح جہاں پانی کی کمی ہے وہاں واٹر پمپس کی انسٹالیشن، قدرتی آفات زلزلہ، سیلاب، بارش اور دہشت گردوں سے متاثرہ علاقوں میں ایمرجنسی ریلیف فنڈز کا قیام بے روزگار نوجوانوں کے لیے خود روزگار اسکیم (Micro Finance Scheme) کے ذریعے بلاسود قرضوں کی فراہمی اور ان کی کاروبار میں معاونت بھی منہاج ویلفیئر سوسائیٹی کے عملی منصوبہ جات ہیں جن سے غربت وافلاس کی کمی میں کافی مدد مل رہی ہے۔

5۔ انجمن حمایت اسلام (یتیم خانہ) لاہور

طبیہ کالج کے قاضی خلیفہ حمید الدین کی مساعی سے 1883ء میں بے سروسامانی کے عالم میں انجمن حمایت اسلام کا قیام لاہور کے اندر حویلی سکندر خاں کے ایک چھوٹے سے مکان میں عمل میں لایا گیا جو کچھ ہی عرصہ میں ایک مہتمم بالشان تعلیمی اور ثقافتی ادارہ بن گئی۔ قاضی صاحب کے رفقائے کار میں مولوی غلام اللہ، منشی عبد الرحیم، منشی چراغ دین، حاجی میر شمس الدین، خان نجم الدین اور ڈاکٹر محمد دین ناظر شامل تھے۔ انجمن کے پہلے اجلاس (منعقدہ 24 ستمبر 1884ء) میں سال بھر کی مجموعی آمدنی سات سو چون روپے اور کل خرچ تین سو چوالیس روپے تھا۔ انجمن کے زیر اہتمام متعدد تعلیمی ادارے قائم کیے گئے۔ ایک

طبیہ کالج اور دو یتیم خانوں کا انتظام اب بھی انجمن کے ہاتھ میں ہے۔ انسداد غربت میں اس فلاحی تنظیم کا کردار بھی تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔[16]

6۔ زندگی ٹرسٹ کراچی

شہزاد رائے کی تنظیم "زندگی ٹرسٹ پاکستان" 2002ء غریب بچوں کو تعلیم کی فراہمی کے لئے کوشاں ہے۔ عصر حاضر میں تعلیم کا حصول غریب کی بس کی بات نہیں رہی صاحب ثروت لوگوں کی مدد سے غریب بچوں کو تعلیم کی سہولت دینا انسداد غربت کے لئے بہترین اقدام ہے۔[17]

7۔ "بنیاد"

"بنیاد"، مغربی پاکستان کے سابق گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ر) عتیق الرحمن کی صاحبزادی سابق وزیر برائے سماجی بہبود شاہین عتیق الرحمن کی تنظیم ہے۔ یہ تنظیم انسداد غربت کے لئے کیا کردار ادا کر رہی ہے اس حوالے جلال زئی لکھتے ہیں:

"شاہین (عتیق الرحمن) ان خوش قسمت خواتین میں شامل ہیں جو جب چاہیں جس وقت چاہیں زندگی کی تمام نعمتیں حاصل کر سکتی ہیں لیکن سب کچھ پاس ہوتے ہوئے بھی انہوں نے ان تمام آسائشوں سے اجتناب کیا اور سماجی خدمت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالیا۔ ادارہ "بنیاد" کے ذریعے ہزاروں دیہاتی بچوں کو تعلیم سے آراستہ کیا جارہا ہے، جو بیک وقت اپنے خاندان کی کفالت بھی کرتے ہیں۔"[18]

مشن شاہین عتیق الرحمن کے ایک انٹرویو کے حوالے سے لکھا کہ:

"انہوں نے کہا میری ترجیحات میں دیہاتی پسماندہ بچے اور خواتین ہیں جنہیں زندگی کی بنیادی سہولتیں نصیب نہیں۔ حکومت کروڑوں روپے ان بچوں کی تعلیم اور ویلفیئر کے لئے مختص کرتی ہے مگر پسماندہ بچوں اور عورتوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا میری

کوشش ہو گی کہ میں دیہاتی بچوں کی تعلیم کی بحالی پر توجہ دوں۔ مس شاہین عتیق الرحمن نے بتایا میری این جی او "بنیاد" کے ذریعے ہزاروں دیہاتی بچوں کو نہ صرف روزگار کے مواقع فراہم کئے جارہے ہیں بلکہ انہیں تعلیم کی طرف بھی راغب کیا جارہا ہے۔"[19]

8۔ ینگ سماجی تنظیم، جوہی، ضلع دادو (سندھ)

یہ تنظیم 1995ء سے پسماندہ دیہی و شہری علاقوں کی بہتری کے لئے کام کر رہی ہے۔ اس تنظیم نے سیلاب کے دوران 150 گھرانوں کے لئے ایک ماہ کا خشک راشن اور ٹینٹ فراہم کئے اور طبی کیمپ بھی لگائے۔[20]

9۔ تنظیم البلال۔ ملاکنڈ ایجنسی (پختون خواہ)

ملاکنڈ ایجنسی کی یہ تنظیم بھی معاشرے سے غربت کے خاتمہ کے لئے محدود سطح پر کوشاں ہے۔ مستحق خواتین اور بچوں کو روزگار اور تعلیم اس کے مقاصد میں شامل ہیں۔[21]

10۔ "سہارا" ڈیرہ اسماعیل خان (پختون خواہ)

سماجی فلاح و بہبود کی یہ غیر سرکاری تنظیم، جسمانی معذور افراد کے لئے 1996ء میں قائم ہوئی۔ معذور افراد کی صحت کی بحالی کے لئے ماہانہ فزیو تھراپی کیمپ، معذور افراد کی سماجی بحالی کے لئے تعلیم اور ہنر سکھانے کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں اس تنظیم کے مقاصد میں شامل ہیں۔[22]

11۔ سوشل ڈیموکریٹک موومنٹ (SDM)

سوشل ڈیموکریٹک موومنٹ (SDM) ایک قومی سطح کی سیاسی، سماجی اور جمہوری تحریک ہے، جس کا بنیادی مقصد زندگی کے تمام شعبوں اور حصوں سے لوگوں (عورتوں اور مردوں) کو موجودہ سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل کے حل کے لئے شعور اور آگاہی دینا ہے تاکہ وہ مقامی سطح پر اپنی شرکت کے ذریعہ اور اپنی مدد آپ کے تحت کوئی لائحہ عمل تیار کر سکیں۔ [23]

12۔ آغوش نورانی راولپنڈی

آغوشِ نورانی ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت انسداد غربت کے لئے راولپنڈی میں 1986ء میں ایک فلاحی قائم ہوا۔ غربت کا خاتمہ، خواتین کے لیے روزگار، قدرتی آفات سے متاثرین کی بحالی، غریب بچیوں کی شادیاں اور غریب طلبہ وطالبات کے لیے وظائف اس کے مقاصد میں شامل ہیں۔ [24]

انسداد غربت کے لئے فلاح بہبود کی مذکورہ بالا تنظیموں کے علاوہ بھی بہت سی تنظیمات کام کر رہی ہیں کسی کا دائرہ کار برادری اور خاندان تک محدود ہے، کسی کا محلہ اور علاقے تک کوئی تحصیلی و ضلعی سطح پر کام کر رہی ہے تو کوئی صوبائی اور ملکی سطح پر مصروف عمل ہے۔ ملکی سطح پر بہت سی غیر ملکی NGOs کا کام بھی پوشیدہ نہیں۔ اسلامی تعلیمات میں غریبوں، مسکینوں، مفلس ونا داروں اور یتیم و بے سہارا اور محروم الوسائل مجبوروں کی معاشی ضروریات کی تکمیل کی واضح ہدایات موجود ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں رفاہی وفلاحی امور میں رضائے الٰہی کے لئے حقوق العباد کی ادائیگی پیش نظر ہوتی ہے اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ سماج میں کوئی فرد اپنی ضروریات کے لئے پریشان نہ ہو۔ معاشرے کے کمزور طبقات در در کی ٹھوکریں نہ کھاتے پھریں۔ مخلوقِ خدا کی بھلائی اور بہتری کے لئے تگ ودو کرنا جہاد کے برابر ہے الغرض اسلامی تعلیمات میں خیر خواہی کا دائرہ غیر مسلموں تک وسیع ہے۔

سماجی فلاح وبہبود اور اسلامی تعلیمات

یہ امر تو طے شدہ ہے کہ سماجی بہبود کا مقصد ایک ایسے معاشرے کی تشکیل ہے جہاں معاشی اعتبار سے لوگ خود کفیل ہو کر آسودہ زندگی گزاریں۔ بیسویں صدی میں جدید طرز پر سماجی فلاح وبہبود کی تنظیموں نے منظم طریقے سے سوشل ورک شروع کیا۔جبکہ اسلام میں تو آغاز ہی سے منظم طریقے انسانوں کے فلاح وبہبود کے کاموں کی بنیاد رکھی۔ پروفیسر امیر الدین مہر نے لکھا ہے:

"اسلام نے ساڑھے چودہ سو سال پہلے سماجی بہبود کے کاموں کی جس منظم ومربوط طریقے سے بنیاد رکھی، اس کے مقاصد واضح کئے، اس کے لئے قانون سازی کی اور عملاً نافذ کیا وہ کتاب اللہ کی زندہ وجاوید آیات میں موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں جو رفاہی اصلاحی اور عوامی بہبود کی ریاست قائم کی تھی وہ ایک مثالی اور معیاری مملکت تھی"[25]

وہ مزید لکھتے ہیں:

"قرآن مجید کی روشنی میں اس کام کا اور جدید افکار کی حامل این جی اوز کے کام اور کردار کا موازنہ کریں تو دونوں کاموں میں بعد المشرقین اور رات دن کا فرق نظر آئے گا۔"[26]

اسلامی تعلیمات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی آمد سے پہلے عرب دنیا کی پسماندہ ترین قوم شمار ہوتی تھی۔ اس وقت اگرچہ سماجی تنظیموں کا تصور نہیں تھا لیکن اسلام نے غرباء کی مدد کی۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان مواخات کے ذریعہ انسانی اخوت وبھائی چارے کی عدیم النظیر مثال قائم کی۔[27] مواخات کا اہم پہلو انسداد غربت تھا۔ انصار ومہاجرین کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرما کر حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک اسلامی فلاحی ریاست میں اجتماعی سطح پر کفالت عامہ کا تصور بھی عملاً واضح فرمادیا۔ اس بارے میں قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ آوَواْ وَّنَصَرُواْ أُوْلَـئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ.[28]

"بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے (اللہ کے لئے) وطن چھوڑ دیئے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی وہی لوگ ایک دوسرے کے وارث ہیں۔"

اس مواخات کے نتیجے میں جذبہ ایثار سے سرشار انصار مدینہ نے کمال بھائی چارے کا مظاہر کرتے ہوئے مہاجرین کو اپنے آثاثے بھی پیش کیے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی:

اقسم بيننا وبين إخو اننا النّخيل.[29]

"(یارسول اللہ!) آپ ہمارے اور مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجور کے باغات تقسیم فرمادیں۔"

اسلام رفاہ عامہ کے ان کاموں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جس سے غربت اور مفلسی کا خاتمہ ہو۔ اس کی اہمیت کا اندازہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے لگایا جاسکتا ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

كاد الفقر أن يكون كفراً.[30]

"ممکن ہے غربت وافلاس (کار دعمل) کفر کی حد تک پہنچ جائے۔"

انسداد غربت کی کاوشیں اس قدر قابل تحسین ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

الْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اللهِ، فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللهِ أَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهِ.[31]

"تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، تمام لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے محبوب وہ شخص ہے جو اللہ کی عیال کو نفع پہنچانے والا ہو۔"

کسی کو رزق کی فراہمی، تعلیم اور صحت کے اخراجات کا بندوبست کرنا بے شک بھلائی کے کام ہیں اور سماجی فلاح و بہبود کے جو ادارے نیک نیتی سے یہی کردار ادا کر رہے وہ نہایت قابل ستائش ہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے خلفائے راشدین بھی اپنے اپنے ادوار میں انسداد غربت کی کاوشوں میں مصروف رہے۔ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول زبان زد عام ہے کہ:

لو ماتت شاة على شط الفرات ضائعة لظننت أنّ االله تعالى سائلني عنها يوم القيامة.[32]

"اگر دریائے فرات کے کنارے کوئی بکری بھی بے سہارا ہونے کی وجہ سے مر جائے تو میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ سے جواب طلبی فرمائے گا۔"

کسی بھوکے کو کھانا کھلانے کی تلقین کرنا تقاضائے دین وایمان

اسلام ایک متوازن نظام معیشت کا حامی ہے۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے باقاعدہ سماجی تحفظ مہیا کیا۔ قرآن کریم کی رو سے حاجت مند محتاجوں کی ضرورتیں پوری کرنا اور صاحب ثروت سے سفارش کر کے مدد کروانا بھی بڑے اجر وثواب کا کام ہے۔ سماجی فلاح وبہود کے ادارے بھی اسی طریقے سے کام کرتی ہیں کہ فنڈ ریزنگ کر کے غریب لوگوں کی مدد کرتی ہیں تا کہ غربت کا خاتمہ ہو۔ ارشاد باری تعالی ہے:

مَّن يَشۡفَعۡ شَفَٰعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُۥ نَصِيبٞ مِّنۡهَاۖ وَمَن يَشۡفَعۡ شَفَٰعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُۥ كِفۡلٞ مِّنۡهَاۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ مُّقِيتٗا[33]

"جو شخص کوئی نیک سفارش کرے تو اس کے لیے اس (کے ثواب) سے حصہ (مقرر) ہے، اور جو کوئی بری سفارش کرے تو اس کے لیے اس (کے گناہ) سے حصہ (مقرر) ہے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے"

اس کی تفسیر میں مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

"اگر کوئی محتاج کی سفارش کر کے دولت مند سے کچھ دلوادے تو یہ بھی خیرات کے ثواب میں شریک ہوگا۔"[34]

اسلامی نظام معیشت میں غربت مٹانے کے لئے بڑا وسیلہ زکوۃ ہے۔ زکوۃ اجتماعی کفالت کا بہتریں مربوط معاشی نظام ہے۔ انسداد غربت میں زکوۃ کے کردار کے حوالے اہم بات یہ ہے کہ ضروت مند کو اس قدر زکوۃ دی جائے کہ اس کی ضرورتیں پوری ہو جائیں۔ اسی طرح دین اسلام نے انسدادِ غربت اور لوگوں کو مالی ضروریات پوری کرنے کے لئے اپنے ماننے والوں کو انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دے کر اجتماعی کفالت کا نظام دیاہے۔ لہذا جو لوگ اللہ کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں اور معاشرے سے انسداد

غربت کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں یہ بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ کسی مفلس کی تنگی دور کرنے کے لئے صاحب ثروت سے سفارش کرنا بھی نیکی ہے۔ کسی محتاج کی ضروریات زندگی جیسے بجلی، پانی یا گیس کی فراہمی میں اعانت بھی فلاح و بہبود کا کام ہے۔

اسلام اجتماعی کفالت کا ایسا نظام پیش کرتا ہے جس میں کوئی شخص بنیادی ضروریاتِ زندگی سے محروم نہ رہے، اس نظام میں مالدار لوگ اس امر کے پابند ہیں کہ وہ غریب اور محروم المعیشت تک اس کی ضروریاتِ زندگی پہنچائیں، جو شخص مفلس اور نادار کی حاجت روائی نہ کرے وہ کامل مسلمان ہی نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَرَءَيْتَ ٱلَّذِي يُكَذِّبُ بِٱلدِّينِ فَذَٰلِكَ ٱلَّذِي يَدُعُّ ٱلْيَتِيمَ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلْمِسْكِينِ[35]

"کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (یعنی یتیموں کی حاجات کو ردّ کرتا اور انہیں حق سے محروم رکھتا ہے) اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا (یعنی معاشرے سے غریبوں اور محتاجوں کے معاشی اِستحصال کے خاتمے کی کوشش نہیں کرتا)"

انسداد غربت کے لئے یہ آیت کریمہ نہایت فکر انگیز ہے۔ اس شخص کو دین سے لاتعلق قرار دیا گیا ہے جو کسی دوسرے متمول شخص کو کسی بھوکے کو کھانا کھلانے کی تلقین نہیں کرتا۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق کسی غریب کو کھانا کھلانا نہایت مقبول عمل ہے اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے سیدنا اِبراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تو اس کی وجہ ان کا کھانا کھلانے کا عمل تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریلؑ سے دریافت کیا:

يَا جِبْرِيلُ، لِمَ اتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا؟"قَالَ:لِإِطْعَامِهِ الطَّعَامَ يَا مُحَمَّدُ.[36]

"اے جبریل! یہ تو بتائیں کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیوں خلیل بنایا؟ حضرت جبریلؑ نے کہا: اے محمد! (ﷺ) کھانا کھلانے کی بنا پر۔"

آخرت میں جہنم رسید ہونے کا ایک سبب کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا بھی ہے۔ ارشاد فرمایا:

خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ثُمَّ ٱلۡجَحِيمَ صَلُّوهُ ثُمَّ فِي سِلۡسِلَة ذَرۡعُهَا سَبۡعُونَ ذِرَاع ا فَٱسۡلُكُوهُ إِنَّهُۥ كَانَ لَا يُؤۡمِنُ بِٱللَّهِ ٱلۡعَظِيمِ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلۡمِسۡكِينِ.[37]

"(حکم ہوگا:) اسے پکڑلو اور اسے طوق پہنادو پھر اسے دوزخ میں جھونک دو پھر ایک زنجیر میں جس کی لمبائی ستر گز ہے اسے جکڑ دو بے شک یہ بڑی عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور نہ محتاج کو کھانا کھلانے پر رغبت دلاتا تھا"

اندازہ کریں کہ کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینے پر کس قدر شدت کے ساتھ وعید کی گئی ہے۔

پہلی نزول وحی کے بعد ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبری نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال خوبیان بیان کیں ان کے الفاظ ہیں کہ "ہر گز نہیں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رنجیدہ نہیں فرمائے گا۔ آپ توصلہ رحمی کرتے ہیں، بے کسوں کا سہارا بنتے ہیں، فقیروں، محتاجوں کو کما کر دیتے ہیں، مہمانوں کی میزبانی کرتے ہیں۔"[38]

انسداد غربت کے آپ ﷺ کے خصائل حمیدہ کی یہ ادنی سی جھلک ہے جو عرب کے جاہل معاشرے میں آپ ﷺ کا اپنا پاکیزہ عملی نمونہ تھا۔ اسلامی تعلیمات میں امتِ مسلمہ کو بھی جابجا کبھی ترغیب اور کبھی ترہیب کے ذریعے اسی پر کاربند رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ضروت مندوں کو قرضِ حسن دینے کا بہترین اجر

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محتاج لوگوں کی مدد کرنے سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ غریبوں، مسکینوں اور ضرورت مندوں کی مدد سے مال میں برکت ہوتی ہے، اور کئی گنا اخروی اجر وثواب تو مسلم ہے۔ ہمارے معاشرے میں سماجی فلاح و بہبود کی تنظیمیں انسداد غربت کے لئے کم وسائل لوگوں کو قرضہ کی سہولت بھی فراہم کرتی ہیں یہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن کریم کی چھ آیات سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 245، سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر 12، سورۃ الحدید کی آیت نمبر 11 اور 18، سورۃ الحدید کی آیت نمبر 17 اور سورۃ المزمل کی آیت نمبر 20 میں بارہ مقامات پر قرض کا ذکر فرمایا ہے۔ ان

مقامات پر قرض حسن کے بہترین اجر وثواب کئی گناہ زیادہ عطا کئے جانے کے ساتھ ساتھ گناہوں کی مغفرت اور جنت کے انعامات کا ذکر بھی ہے۔ اس حوالے سے سورۃ البقرہ کی آیات مبارکہ نہایت قابلِ غور ہے جس میں ارشاد فرمایا:

"مَّن ذَا ٱلَّذِي يُقْرِضُ ٱللَّهَ قَرْضًا حَسَنا فَيُضَٰعِفَهُۥ لَهُۥٓ أَضْعَافا كَثِيرَةً وَٱللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ"[39]

"کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے پھر وہ اس کے لیے اسے کئی گنا بڑھادے گا، اور اللہ ہی (تمہارے رزق میں) تنگی اور کشادگی کرتا ہے، اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"

اللہ تعالیٰ کا اپنے محتاج اور معاشی پریشانیوں میں مبتلاء بندوں کی ضرورتوں میں خرچ کرنے کو قرض دینا کئی گنا اجر وثواب کا عطا کرنا اس بات کا غماز ہے کہ صاحبِ استطاعت مالدار لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے غریبوں اور محتاجوں کی مدد کریں، یتیموں اور بیواؤں کی کفالت کریں اس کی ایک شکل کسی تنگ دست اور حاجت مند کو اس نیت سے قرض کی فراہمی بھی ہے کہ اس کی ضرورتیں پوری ہوں اور واپسی کا مطالبہ نہ کیا جائے۔

انسداد غربت کے لئے سماجی فلاح وبہبود کی تنظیمیں جس طریقے سے مصروف عمل ہوتے ہیں ان کی ساری صورتیں اسلامی تعلیمات میں ٹھوس عملی شکل میں موجود ہیں۔ ایک صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مسکین اور بیوہ عورت کی مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔"[40]

عصر حاضر کا سب سے بڑا سماجی مسئلہ معاشرے کے نادار، مفلس، بے سہارا لوگوں اور یتیم ونادار بچوں کی کفالت ہے۔ ایسے لوگوں کی نگہداشت، تعلیم وتربیت اور دیگر ضروریات کی تکمیل ایک ضروری امر ہے۔ گو ان کی پرورش اور کفالت ایک فلاحی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ بیت المال سے ان نادار اور غریب لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کا انتظام وانصرام کرے۔ کسی سماجی فلاح وبہبود کی تنظیم کا ضرورت مند لوگوں کی نگہداشت، تعلیم وتربیت اور دیگر ضروریات کی تکمیل جو انسداد غربت میں ممد ومعاون ثابت ہو قابل تحسین امر ہے۔ اسلام رفاہ عامہ کے ان کاموں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جس سے غربت اور مفلسی کا خاتمہ ہو۔ یہی

وجہ کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں نے انفرادی طور پر بھی اور انسانیت کا درد رکھنے والے مسلم سلاطین اور امراء نے بھی انسداد غربت کے لئے معاشرے کے محروم اور اور محتاج لوگوں کی بحالی کے لئے گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں معاشرے سے غربت کے خاتمہ کے لئے صدقات وخیرات خواہ فرض ہوں یا نفلی، کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں صدقہ دینے والوں کے لئے بخشش اور اجر عظیم خوشخبری دی ہے۔[41]

اسلامی تعلیمات میں معاشرے سے غربت و افلاس کے خاتمہ کے لئے جو رہنمائی فراہم کی گئی ہے وہ قیامت تک انسانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے خدمت انسانیت دنیا میں باعث افتخار واعزاز کے ساتھ نجات اخروی کا ذریعہ بھی ہے۔ عصر حاضر میں بہت سی سماجی فلاح و بہبود کی تنظیمیں انسداد غربت کے لئے مثبت کردار ادا کر رہی ہیں۔ کسی کورِزق کی فراہمی، تعلیم اور صحت کے اخراجات کا بندوبست کرنا بے شک بھلائی کے کام ہیں۔ سماجی فلاح و بہبود کے جو تنظیمیں نیک نیتی سے انسدادِ غربت میں مثبت کردار ادا کر رہی ہیں، وہ نہایت قابل ستائش ہیں۔

خلاصہ بحث

1۔ اسلام نے غربت وافلاس کے خاتمہ کے لیے بہت سے اقدامات کئے ہیں۔ مثلاً زکوۃ کو مالدار لوگوں پر صرف احسان کے طور پر نہیں، بلکہ حق کے طور پر واجب قرار دیا۔ نیز زکوۃ کے علاوہ عشر، خراج، صدقات، کفارات، نفقات، وصیت اور میراث کے ذریعے غریبوں کی مدد کا عملی اہتمام کیا۔

2۔ اسلامی تعلیمات انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب سے بھری پڑی ہیں جس کے ذریعہ غریبوں پر خرچ کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ان اقدامات کا مقصد یہ ہے کہ سماج سے غربت دور ہو، معاشرے میں خوشحالی آئے اور انسان امن وسکون کے ساتھ زندگی بسر کر سکے۔ نہ امیر غریبوں کا خون چوسیں اور نہ ہی غرباء بقاء حیات اور سدرمق کے لیے قوت لایموت کو ترسیں۔

3۔ دور حاضر میں سماجی فلاح و بہبود کی تنظیمیں NGOs میں سے کئی تنظیمیں انسداد غربت میں بہتر کردار کر رہی ہیں اور عملا معاشرے سے غربت کے خاتمے کے لئے کوشاں ہیں۔ حکومت، رفاہی ادارے اور فلاح و بہبود کی تنظیمیں NGOs مل

کر کوشش کریں تو پاکستان سے غربت ختم ہو سکتی ہے۔

4۔ پاکستان غربت کی ایک بڑی وجہ غمی خوشی کے مواقع پر مدتوں سے رائج فرسودہ رسم و رواج ہیں۔ جن پر بے تحاشا خرچہ کرنے کی وجہ سے لوگ رفتہ رفتہ معاشی بدحالی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ فلاح و بہبود کی تنظیموں کو اس کے مضمرات اجاگر کرنے کے لئے عوامی شعور کی بیداری کی کوشش کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

5۔ پسماندہ علاقوں میں انسداد غربت اور معاشی مسائل کے حل کے لئے امداد باہمی کا جذبہ اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ گھریلوں دستکاریوں کے فروغ کے لئے آسان شرائط پر قرضہ کی فراہمی سے بھی بے روزگاری کو کم کیا جاسکتا ہے۔

6۔ دور افتادہ پسماندہ علاقوں میں بچوں کے لئے معقول تعلیمی سہولت مہیا کی جائے تاکہ ان میں خوابیدہ صلاحیتیں بیدار ہو جائیں اور وہ آنے والے وقتوں میں ملک و قوم کے لئے قیمتی اثاثہ ثابت ہوں۔

7۔ غریب افراد معاشرہ کا معیار زندگی بہتر کرنے کے لئے فنی تعلیم و تربیت کا انتظام و انصرام بھی کیا جانا چاہیئے۔

8۔ فلاح و بہبود کے کام محض دکھلاوے اور نمائش کے لئے نہیں ہونے چاہئے۔ بہت سارے سماجی کام غریب لوگوں کا حق ہونے ہیں سماجی فلاح و بہبود کے کام اللہ کی رضا کے لئے مخلوق خدا کی خدمت کے جذبے سے ہوں تاکہ اخروی انعامات بھی نصیب ہوں۔

مصادر اور مراجع

1 محمد خالد، تعارف سماجی بہبود، (کراچی: کفایت اکیڈمی، س ن)، ص17۔

2 ایضاً، ص25۔

3 موسیٰ خان جلال زئی، این جی اوز اور قومی سلامتی کے تقاضے، (لاہور: فیروز سنز، س ن)، ص67۔

4 W. A. Friedlander, Concepts and Methods of Social Work (New Jersey: Prentice-Hall, Incorporated, 1958), 19.

5 جلال زئی، این جی اوز، ص19۔

6 ایضاً، ص44۔

7 ایضاً، ص82-83۔

8 ایضاً، ص83۔

9 ایضاً، ص28۔

10 ایضاً، ص30۔

11 سید قاسم محمود، انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا، (لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب)، ص274۔

12 https://ur.wikipedia.org/wiki/رمضان_چھیپا, accessed November 25, 2021.

13 https://www.express.pk/story/2168360/1/, accessed November 24, 2021.

14 پروفیسر محمد رفیق،ت حریک منہاج القرآن کے ابتدائی پندرہ سال، (لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز)، ص298۔

15 ایضاً، ص298۔

16 https://ur.wikipedia.org/wiki/انجمن_حمایت_اسلام, accessed November 24, 2021.

17 https://ur.wikipedia.org/wiki /زندگی_ٹرسٹ, accessed November 24, 2021.

18 جلال زئی، این جی اوز، ص203-204۔

19 ایضاً، ص204۔

20 ایضاً، ص216۔

21 ایضاً۔

22 ایضاً، ص218۔

23 ایضاً، ص220۔

24 https://ur.wikipedia.org/wiki/ آغوش_نورانی, accessed November 25, 2021.

25 پروفیسر امیر الدین مہر، اسلام میں رفاہِ عامہ کا تصور اور خدمت خلق کا نظام، (لاہور: نشریات، 2009ء)، ص79۔

26 ایضاً۔

27 السمہودی، وفاء الوفاء باخبار دار المصطفی، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ،1419 ھ)، ج1، ص207۔

28 الانفال،8 :72۔

29 محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح البخاری، کتاب المزارعۃ، باب إذا قال اکفنی مئونۃ النخل، رقم الحدیث:2200۔

30 حمد بن الحسین بن أبو بکر بیہقی، شعب الإیمان، (ریاض:مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، 2003م)، رقم الحدیث:6612۔

31 ابو قاسم الطبرانی، المعجم الکبیر، رقم الحدیث:10033۔

32 امام ابونعیم اصفہانی، حلیۃ الأولیاء وطبقات الاصفیاء، (مصر: دار الکتب العلمیہ، 1988)، جلد1، ص 53۔

33 النساء، 4:85۔

34 مولانا شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، (کراچی: دار الاشاعت، 2001)، ج1، ص431۔

35 الماعون، 107:1-3۔

36 بیہقی، شعب الإیمان، رقم الحدیث:9171۔

37 الحاقہ،69 :30-34۔

38 بخاري، الجامع الصحیح، کتاب الوحی، باب کیف کان بدء الوحي إلی رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم الحدیث:3۔

39 البقرۃ،2 :245۔

40 مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح المسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب الإحسان إلی الأرملۃ والمسکین والیتیم، 2286، رقم الحدیث:2982۔

41 الأحزاب، 35:33۔